مطالبہ ہے کہ اگر اُسے موجودہ جمہوری عمل کی زندگی عزیز ہے تو فی الفور

۱۔ چھٹے، مرزائی قاتلوں کو ایک ہفتے کے اندر اندر پھانسی دی جائے۔

۲۔ روزنامہ "الفضل" سمیت مرزائیوں کے تمام شرانگیز جرائد ورسائل ضبط کئے جائیں۔

۳۔ ربوہ میں مرزائیوں کے سالانہ تبلیغی جلسہ پر پابندی بحال رکھی جائے۔

۴۔ مارچ ۱۹۸۹ء میں "صد سالہ جشنِ احمدیت" کے مرزائی منصوبہ کو ناکام کیا جائے۔

۵۔ مرزا طاہر کو وسیع ملک دشمن اور اسلام دشمن سرگرمیوں کی پاداشں میں وطن واپسی پر گرفتار کرکے مقدمہ چلایا جائے۔

ہم توقع رکھتے ہیں کہ پی پی کی ہائی کمان، مسٹر نسیم احمد (قادیانی) سمیت اپنے دوسرے قادیانی مشیروں کی چاپلوسی میں آکر کسی سازش کا شکار نہ ہوگی بصورتِ دیگر ع

تلخیٔ ایام بھی پھر اور بڑھے گی

عُلماءِ کرام نوشتۂ دیوار پڑھیئے

جمہوری سیاست کی کرشمہ سازی انتخابی نتائج کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ عوام نے تو پھر دینی جماعتوں کو مسترد کر دیا ہے اور جو لوگ برسرِ اقتدار آئے ہیں وہ اب اسلام کو مُلّا ازم کا نام دے رہے ہیں۔ اور عورت کی فتح کو مُلّا ازم کی شکست، ہمارا موقف شروع دن سے یہی ہے کہ اسلام کا نفاذ الیکشن کے ذریعہ ناممکن اور غیر فطری ہے اور تاریخِ اسلام میں الیکشن کے ذریعہ اسلامی حکومت کے قیام کی کوئی مثال موجود نہیں۔ اگر پاکستان کے تمام مسالک کے علماء اور دینی جماعتیں مغربی نظامِ ریاست "جمہوریت" پر یقین رکھتے ہیں تو پھر انہیں عوام کا فیصلہ تسلیم کرتے ہوئے اپنی جماعتوں کے ناموں سے اسلام کا نام ختم کرکے "جمہوری پارٹی" کا نام اختیار کرنا چاہیے اور اگر وہ خلوصِ دل سے اس ملک میں دینی انقلاب برپا کرنا چاہتے ہیں تو پھر نوشتۂ دیوار پڑھیں اور مذہبی طبقاتی اختلافات کو ختم کرکے ایک ہوجائیں پاکستان کے کروڑوں دردمند مسلمان اور لاکھوں مظلوم دینی کارکن آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا ہم نفاذِ اسلام کے لئے "ظہورِ مہدی" کے انتظار میں بیٹھ جائیں اور اس وقت تک دینی انقلاب کو مؤخر کرکے فواحشات ومنکرات جمہوری آزادی اور بے غیرتی کے دوسرے نام "رواداری" کی بھینٹ چڑھادیں؟ یا متحد ہوکر پاک سرزمین سے اس مشرکانہ نظامِ ریاست کا ٹاٹ ہمیشہ کیلئے لپیٹ دیں؟

ع۔ فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

تجزیہ

قمرالحسنین

الیکشن کے نتائج — اسباب و عوامل
انتقالِ اقتدار — غلام اسحٰق خاں

صدر ضیاء الحق کی المناک شہادت کے بعد "طربیہ گانے والے گوئیے" آخر الیکشن کا جشن منانے میں کامیاب ہو گئے۔ الیکشن کے طوفانِ بدتمیزی کی وحشت و دہشت نے وہ بادِ سموم و صرصر چلائی کہ شرافت و نجابت کی ہر بالی جھلس کے رہ گئی۔ حیا و شرم کی بہار خزاں کے ظلم کیش ہاتھوں فنا کے گھاٹ اتر گئی — الیکشنی کرائے کے کارکنوں نے وہ زبان استعمال کی کہ کوچوانوں نے بھی کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں —— حتیٰ کہ قومی و صوبائی اسمبلی کے امیدواروں نے بھی اس لب و لہجہ میں گفتگو کی کہ اللہ کی پناہ —— اور یوں انہوں نے اپنے نااہل ہونے پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی۔ بہرحال الیکشن ہوئے 'آئی جے آئی اور پی پی پی میں غیر شریفانہ "یدھ" ہوا اور آئی جے آئی، پی پی پی کو اپنی تمام تر طاقتوں کے باوصف چت نہ کر سکی اور پی پی پی نے ایک مرتبہ پھر اپنے حریف سیاستدانوں کو اپنی برتری کا سکہ ماننے پر مجبور کر دیا لیکن جلد ہی پی پی پی کی غلط فہمی بھی دور ہو گئی اور آئی جے آئی نے پنجاب، سرحد اور بلوچستان میں معرکہ مارا اور ایک خوبصورت اکثریت حاصل کر لی اور یوں پی پی پی اقتدار کی دیوی کے "تنہا درشن کرنے والوں میں پھر اشتراک کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے کے لئے جھک گئی۔ ایم کیو ایم اور جے یو آئی کے کامیاب امیدوار پی پی پی کی آس و امید کا ھدف بنے مگر

صوبائی حکومتوں کی تشکیل کے موقع پر سامنے آنے والے نتائج حیران کن تھے۔ یعنی سرحد اور بلوچستان میں آئی جے آئی اپنی اکثریت کے دعووں کے باوجود حکومت نہ بنا سکا۔ سرحد میں آفتاب شیر پاؤ نے جوڑ توڑ کر کے پی پی پی کی حکومت بنالی اور بلوچستان میں آئی جے آئی کے ظفر اللہ جمالی، جو مولانا فضل الرحمٰن سے آنکھ مچولی کھیلتے کھیلتے پی پی پی کے تعاون سے وزیرِ اعلیٰ بن گئے۔ جے یو آئی کو بلوچستان میں اکثریت حاصل تھی اور اس کا دعویٰ تھا کہ ہمارے بغیر وہاں حکومت نہیں بن سکتی مگر

ع : اے بسا آرزو کہ خاک شدہ!

اس وقت مرکز کے علاوہ سندھ، سرحد اور کسی حد تک بلوچستان میں پی پی پی کی حکومت بن چکی ہے۔ ایک پنجاب ہے جہاں آئی جے آئی کے نواز شریف نے واضح اکثریت کے ساتھ حکومت بنائی ہے۔ پی پی پی کو پنجاب کے فیصلہ سے بہرحال ایک دھچکا لگا ہے۔ اب :

ع : دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک!

جے یو آئی نے اپوزیشن میں بیٹھ کر برسرِ بام آنے کا فیصلہ کیا کہ خوش تماشا ہے۔ ہمارے نزدیک پی پی پی کی کامیابی اور آئی جے آئی کی ثانوی پوزیشن کی کچھ وجوہات ہیں۔

آئی جے آئی کی ثانوی حیثیت کی وجوہات :

۱ : جونیجو، پگارا تزویری سیاسی گروپنگ نے آخر لمحات تک سیاسی بیلنس کو واضح نہ ہونے دیا اور مسلم لیگ ایک اکائی کی صورت اختیار نہ کر سکی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ :

۲ : مناسب اور موزوں افراد لیگ کی ٹکٹیں حاصل نہ کر سکے۔

۳ : اور انہوں نے تیسرا آزاد سیاسی فرقہ بنا لیا، جو دونوں متحارب گروپوں کے لئے "ووٹ آف پاور" کی پوزیشن حاصل کرنا چاہتا تھا ـــــ اور یہ اُن لوگوں کے سیاسی گرگوں کا گروہِ لَا تَقْنَطُوْا تھا جو ہمیشہ بارگیننگ کرتا ہے اور ہر اقتدار کی چوکھٹ پر ایستادہ نظر آتا ہے جس کی رضا اور ناراضگی کا معیار صرف اقتدار سے علیحدگی یا شرکت ہوتا ہے۔

۴ : تشکیلِ اتحاد نزع کے عالم میں ہوئی اور بہت ہی مفاد پرستی کے منفی تقاضوں کی تکمیل کے لئے اور وہ تھا الیکشن میں پی پی پی کی یلغار کا الگ مقابلہ نہ کرسکنے کا حوصلہ۔ ان میں سے کوئی سا سیاسی فرقہ الگ الگ آپس میں بھی مقابلہ کی ہمت نہ رکھتا تھا، اس لئے ذہنی طور پر شکست قبول کرنے والے عملی شکست سے بچنے کے لئے نواز شریف کے طاقتور گروپ کی چھاؤں میں آ بیٹھے۔

۵ : دینی جماعتوں کے خالص اعتقادی وفکری کارکنوں نے اس منفی اتحاد کے لئے کام کرنے سے انکار کر دیا اور دل برداشتہ ہو کر گھروں میں بیٹھ رہے اور انہوں نے اپنے بزرگ رہنماؤں کو دوٹوک جواب دیا کہ ہم نے چالیس برس جس قدر قربانیاں دیں وہ صرف حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے لئے تھیں، ان سیکولر مُراد آبادی مُردوں کی حیاتِ نو کے لئے نہیں۔

۶ : سب سے زیادہ حیران کُن بات یہ ہے کہ آئی جے آئی کے کارکُن تھکے ہوئے سیاسی کارکنوں کی طرح کام کرتے رہے جیسے انہوں نے مجبوراً یہ فیصلہ قبول کیا ہو ـــــ پھر قومی اسمبلی کی نشستوں پر کامیابی کے بعد یہی تھکے ہارے کارکُن چین کی بانسری بجاتے رہے اور بہت سی جگہوں پر صوبائی اسمبلی کی نشستوں کو ضائع کر بیٹھے۔

۷ : اسلامی اتحاد نے اسلام کا نام لینے کے باوجود الیکشن کمپین میں کوئی اسلامی منشور پیش نہ کیا بلکہ اسلام کو "سابقہ تجربہ کی روشنی میں" ۱۹۴۷ء، ۱۹۵۶ء اور ۱۹۷۷ء کی طرح جی بھر کے ایکسپلائٹ کیا ـــــ لوگ ذکرِ اسلام کو گیارہ برس سُن سُن کے بھی پریشان ہو چکے تھے اور وہ کسی صحیح سمت کا فیصلہ کرسکنے کی ہمت ہی نہ رکھتے تھے ـــــ لوگوں نے ماضی کی پریشانیوں اور مستقبل کے خوف اور تاریکیوں کے ہجوم میں گھر کر ان "ذاکرینِ اسلام" کے خلاف فیصلے صادر کئے۔

پی پی پی کے کامیاب ہونے کے اسباب و عوامل میں سب سے بڑا عامل ہمارے نزدیک :

۱ : ملک میں پیدا ہونے والی بے عملی و بدعملی کی وہ لہر ہے جو اخبارات، جرائد، رسائل، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی سیکولر خبیث لابیوں نے پیدا کر رکھی ہے۔

۲ : پی پی پی کی قیادت میں نسوانی وجود کی ڈرامائی ایکٹنگ جو ان سیکولر لابیوں کی آرزوؤں کی شاہکار ہے۔

۳ : ان مذکورہ منافق طبقات کی اپنی زبان میں، انہیں ایک طاقتور زبان مل گئی اور یہ سب تکلف بجالاتے ہوئے اس "چیئر پرسن" کے گرد جمع ہو گئے۔

۴ : مرزائی، کمیونسٹ، رافضی، آغاخانی بھی اپنی مذموم اور ابلیسی خواہشات کی تکمیل چونکہ سیکولر سٹیٹ کے قیام ہی میں مضمر خیال کرتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنی توانائیاں پی پی پی کی کامیابی کے لئے صرف کیں۔

۵ : پی پی پی کے سکہ بند ورکرز جو شیلے اور منفی قوتوں پر یقین رکھنے والے ہیں۔ ان کا عقیدہ کی حد تک پختہ فکر یہ ہے کہ پی پی پی کی قیادت مظلوم ہے اور اس کی مظلومیت کی ذمہ دار نام نہاد اسلام کا نام لینے والی پارٹیاں ہیں لہٰذا ان کو شکست دینا ان کا اولین فرض ہے جس کے لئے انہوں نے بھرپور کردار ادا کیا۔

۶ : بھٹو فیملی نے سابقہ سیاسی اور مقتدر زندگی کا تجزیہ کیا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچی کہ پاکستان میں اقتدار پر متمکن ہونے کے لئے نظریہ نہیں بلکہ علاقائی مؤثر افراد قریب ترین ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ پی پی پی نے اپنی سابقہ مقبولیت اور موجودہ مظلومیت سے جی بھر کے فائدہ اٹھایا اور پارٹی ٹکٹ کروڑوں روپے کے عوض فروخت کئے اور مؤثر سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کو الیکشن کے میدان میں آئی جی آئی کے مقابلہ میں لا کھڑا کیا جنہوں نے اپنی دولت و صولت سے الیکشن جیتا۔

۷ : پی پی پی نے فضا کو اپنے حق میں ہموار کر کے بھٹو کے سوشلزم سے منافقانہ انحراف کیا ——— اور ظلم و جبر، آوارگی و سرکشی اور فحاشی جیسی قدر مشترک پر جمع ہونے والے جاگیرداروں، سرمایہ داروں کو "ضیاء ازم" کی مخالفت کا زبردست نعرہ دیا جسے 'ماٹو' بنا کر ان کو چہ گردوں نے تمام فساق و فجار کو اپنا گرویدہ بنایا۔

۸ : تمام مغربی، سامراجی و سیاسی ماہرین جنوبی ایشیا میں اپنی بالا دستی قائم رکھنے کے لئے پاکستان کے منافق سیاسی مہروں کو اپنے مضبوط سیاسی تجزیوں سے آگاہ کرتے رہتے ہیں اور یہ فکری یتیم و بھکاری بھی بھو کی کوڑی کی طرح ہمیشہ مغرب کی طرف ہی آنکھیں جمائے دیکھتے رہتے ہیں ——— کبھی تو یہ مغربی ماہرین پاکستانی سیاستدانوں کو سوشلزم کے نام پر مضبوط تحریکیں چلانے کے لئے گائیڈ لائن اور وسائل مہیا کرتے ہیں اور کبھی "احیاءِ اسلام"

کی یلغار کو مفید سمجھتے ہوئے "اسلامائز" پالیسیاں ایکسپورٹ کرتے ہیں اور پاکستانی اکھاڑے کے یہ گونگے پہلوان اسی "راہِ راست" اور "جادۂ حق" کے راہی کہلانے لگتے ہیں اور جب یہ اسلامائزیشن کا عمل ان کے مطلوبہ پروگرام کی حدیں پھلانگنے لگتا ہے تو پھر اسے سبوتاژ کرنے کے لئے سابقہ پولیٹکل بلیک ہارس کو میدان میں لے آتے ہیں۔ پی پی پی کی موجودہ کامیابی بھی مغربی سامراجی سیاسی پالیسیوں کا ایک کامیاب دار ہے۔

ضیاء الحق کی موت —— اور —— پی پی پی کی موجودہ کامیابی ایک ہی حکمتِ عملی کا نتیجہ ہے۔

۹ : اس پالیسی کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے والے وہ تمام افراد اور پارٹیاں ہیں جو ایم آر ڈی اور کل جماعتی کانفرنس کے پلیٹ فارم سے پی پی پی کے مردہ سانپ کو دودھ پلاتے رہے اور جب یہ 'کوبرا' حیاتِ تازہ سے نشأۃِ ثانیہ حاصل کر چکا تو اس نے سب سے پہلے جے یو آئی اور پی ڈی پی کے متحرک جسدِ خاکی کو بے روح کرنے کی بھرپور کوشش کی اور جماعتِ اسلامی کے پروفیسر غفور صاحب، نوابزادہ نصراللہ خاں صاحب اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب مل کے گاتے رہے ؎

وہی میری کم نصیبی وہی تیری بے نیازی
مرے کام کچھ نہ آیا یہ کمالِ نے نوازی

یادش بخیر! جے یو آئی فضل الرحمٰن گروپ بلوچستان اور سرحد سے سات قومی نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی اور آخر میں جے یو آئی درخواستی گروپ کی چار سیٹیں ہائی جیک کرنے میں مزید کامیاب ہوئی، مبارک ہو —— لیکن جے یو آئی کو نصیحت حاصل کرنی چاہیئے کہ ان کی یہ کامیابی جمہوریت کا راگ الاپنے کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اور صرف اسلام کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ جمعیت جس حلقے سے کامیاب ہوئی ہے یہ سارا علاقہ سیّد احمد شہیدؒ، اور شاہ اسمٰعیلؒ سے لے کر عبیداللہ سندھیؒ کی تحریکِ اسلامی کی گزرگاہ یا رزمگاہ رہا ہے جس کے اثرات وہاں ابھی تک صرف اس لئے باقی ہیں کہ وہاں —— یہ ملعون جمہوریت اور ناپاک سیکولرازم اپنے پنجے نہیں گاڑ سکا اور جہاں جہاں ان دونوں ابلیسی و مغربی کلچر کے شعبوں کا اثر ہو چکا ہے وہاں جے یو آئی کے دونوں گروپ بری طرح پٹ گئے! جس کی مزید مثال دین پور کے عظیم الشان دینی انقلاب کے نااہل وارث کی ناکامی ہے۔ بیگم بھٹو کی ذاتی کنویسنگ اور آمد کے باوجود وہاں کے دینی حلقوں نے انہیں رد کر دیا۔ جے یو آئی کو اپنے دائرے میں واپس آجانا چاہیئے اور تمام دینی قوتوں کو اکائی میں ڈھال کر حکومتِ الٰہیہ قائم کرنے کی زوردار جدوجہد کرنی چاہیئے —— جو ان کی شرعی ذمہ داری ہے۔ جس کے لئے وہ بارگاہِ ایزدی میں بہر نوع اور بہر حال مسئول ہیں۔

اقتدار کی دیوی پی پی پی کے حجلۂ عروسی کی زینت بنی ہے۔ آئی جے آئی کے نواز شریف اپنی تمام قوتیں صرف کرکے اور آزاد اراکینِ اسمبلی کو ساتھ ملانے کے باوجود بھی تکمیلِ آرزو سے محروم ہی رہے اور اگر وہ سینٹ کے تعاون سے برسرِ اقتدار آ بھی جاتے تو اُن کے اقتدار کی عمر بہت تھوڑی ہوتی ـــــ کیونکہ پی پی پی اگر اپوزیشن میں بیٹھنا قبول کرتی تو انتہائی سٹرانگ اپوزیشن ہوتی اور آئی جے آئی کو بے بس کر کے بھی میدان مار لیتی ـــــ آزاد اُمیدوار جن کی پہچان ہی ـــ آزاد ـــ ہے، وُہ بھلا ایک کے ہو کر کیوں رہیں گے۔ وُہ تو آشیانے کے لئے شاخیں بدل بدل کر ـــ مفادات کے حصول میں مصروف و کوشاں رہیں گے اور ہمیشہ بیلنس آف ووٹ خراب کر کے عدمِ استحکام کا مضبوط سبب بنیں گے ـــــ اَب جبکہ پی پی پی تنہا حکومت بنا چکی ہے اور یہ تلخ حقیقت بھی سامنے آیا چاہتی ہے کہ دوسرا گروپ اپوزیشن میں بیٹھ کر مصائب برداشت کرنے کی ہمت ہی نہیں رکھتا ـــــــــــ خصوصاً مسلم لیگ جو اپنی تاریخ ۱۹۰۶ء سے لے کر آج تک اپوزیشن کا رول ادا کرنے کی نعمت سے سرے سے ہی محروم ہے، یہ کسی بھی نرم گوشے سے مفاہمت کا راستہ نکال لیں گے جیسے سندھ میں جونیجو اور پگارا نے "سندھی منفی جذبہ" کے خفیہ پالیسی میٹر کی بنیاد پر پی پی پی کو کامیاب کرایا ـــــ پنجاب میں جونیجو، پگارو ـــــ اور نواز شریف کے تصادم میں شکست کے بعد سندھ میں آئی جے آئی کو مزہ چکھایا ـــــ وڈیرہ پی پی پی کا ہو یا مسلم لیگ کا، دونوں اپنی تخلیق سے لے کر آج تک اسی مکروہ دھندے کو سیاست سمجھتا ہے جس کی زندہ گواہی پنجاب میں آئی جے آئی کے وڈیرے امیدواروں کی پی پی پی کے رشتہ دار وڈیروں کے حق میں کنویسنگ ہے۔ ملتان کے قریشی، گیلانی۔ جھنگ کے سادات، سیال، ترگڑ۔ امیر پنجاب کے گوجر، جاٹ اور کشمیری ـــــ (گوجرانوالہ گجرات)۔

"وڈا صاحب" ـــــ یعنی سات سمندر پار سے پاکستان کا اصلی پالیسی میکر چاہتا ہے کہ پاکستان میں اسرائیل کے طرز کی بھی حکومت بن جائے تاکہ دونوں ـــ امریکی دھڑے ـــ ذاتی و امریکی مفادات کا ٹھیک ٹھیک تحفظ کر سکیں اور یوں پاکستان میں کارٹر کے دور کی احیاءِ اسلام کی تحریک جس کا "محور" صرف کمیونزم کی فکری تبلیغ کو رد کرنا تھا، اَب بند کر دی جائے۔ کیونکہ پاکستان میں اَب اسکی ضرورت نہیں رہی ـــــ اور اگر پاکستان میں یہ تحریک اَب جاری رہی تو مغربی سیاسی ماہرین کو نوشتۂ دیوار نظر آ رہا ہے کہ اس تحریک کا رشتہ افغانستان میں جہادِ اسلامی کے مرکز سے قائم ہو جائیگا جو ان سامراجیوں کو ہرگز قبول نہیں ـــ پاکستان اسلامی ریاست بن جائے یا خدانخواستہ پاکستان کمیونزم کی لپیٹ میں آ جائے، یہ دونوں صورتیں ان کے لئے ناقابلِ قبول

ہیں۔ ان کے لئے پاکستان میں صرف سیکولرزم کا راج پاٹ شوٹ ایبل ہے ——— اور ہماری بدنصیبی ہے کہ پاکستان میں دینی انقلاب کی داعی پارٹیاں اس صورتِ حال سے یا تو بے خبر ہیں یا اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں وہ اپنے اسلاف کی روایات اور دین کے تقاضوں سے یکسر منحرف ہو کر ـ کفر ـــ اور اقسامِ کفر سے مزاحمت کی بجائے ـــ بڑے دھڑلّے سے ——— مفاہمت کئے ہوئے ہیں اور اپنے اس عملِ بد کو دین کہہ رہے ہیں اور ستم بالائے ستم یہ کہ انہیں اپنی اس مفاہمانہ کردہ پالیسی کے "حق" بلکہ "مبنی برسُنّت" ہونے پر اصرار ہے :

ع چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی !

ہماری رائے میں پاکستان کی موجودہ سیاسی صورتحال کا تقاضا بھی یہ تھا کہ یہاں صرف ایک ہی گروپ کی حکومت بن جائے تاکہ اُسے اپنی داخلی پالیسیوں، ترقیاتی منصوبوں، خارجہ پالیسیوں، بین الاقوامی مسائل میں اپنا رول ادا کرنے اور پاکستان کی دفاعی و فوجی قوتوں، ٹیکنالوجی اور ایمٹی ٹیکنالوجی میں خاطر خواہ ترقی کے مواقع مل سکیں اور اپنی طاقت آزمانے کا "کھلم کھلا" موقع مل جائے ——— ظاہر ہے کہ ملکی استحکام، معاشی مسائل کا حل، سیاسی ترقی، اسلام یا سیکولرزم اور دیگر داخلی مسائل، ان کا حل صرف اسی صورت میں ممکن تھا کہ آئی جے آئی ——— یا پی پی پی ——— کی حکومت تشکیل پائے ورنہ پاکستان "سیاسی نٹ کھٹوں کی مفاداتی جنگ" کا ابلیسی اکھاڑا بنا رہتا، جس کا لازمی و منطقی نتیجہ "ایسٹ پاکستان کی . . . . ہے"۔ اب اس سلسلہ میں تمام تر ذمہ داری بیگم زرداری کے جیالوں کی ہے جن کا کوئی مستقل نظریاتی پروگرام نہیں ہے۔ انہیں چاہئے کہ اس مملکت کے قیام کے تقاضوں سے انصاف کریں۔ ورنہ اپنے پیش رووں کا حشر پڑھ لیں اور تاریخ سے عبرت حاصل نہ کرنے والوں کے انجام پر بھی خوب غور کریں۔

> امریکہ اور روس اپنی فوجی و سیاسی بالادستی قائم رکھنے کے لئے اپنے حلیف ممالک کو
> ایٹمی ٹیکنالوجی بھی دیتے ہیں تاکہ عالمی سطح پر طاقت کا توازن ان کے حق میں رہے لیکن جونہی
> طاقت کا توازن ان کے حق میں نہ رہنے کا خطرہ ہو تو ایٹمی ری ایکٹر بھی تباہ ہو جاتے ہیں"

جناب غلام اسحٰق خان اور جناب جنرل مرزا اسلم بیگ نے انتقالِ اقتدار کے سلسلے میں "وڈا صاحب" کی شرائط قبول کرنے والوں کو اقتدار ہینڈاوور کر دیا ہے۔ سابقہ افغان پالیسی کا تحفظ اور امورِ خارجہ کے لئے صاحبزادہ یعقوب خان ہی کا تقرر اس کا واضح ثبوت ہے۔ نئی حکومت طورخم سے کلفٹن تک پھیلے ہوئے غریب مسلمانوں کی حالت زار پر کیا توجہ دیتی ہے اور اس بستی کے باسیوں کے لئے اسلام پسند کرتی ہے یا سیکولرازم ؟ ۔ اگر ضیاء الحق مرحوم کو یہ حقیقت سمجھ